

سرپرستی میں شائع ہونے والے رسالے میں اس طرح کا مضمون لکھنا جس میں ۱۴ سو سالہ تاریخ اور مذہبی روایت کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی گئی ہو، بہت ہی شنیع نفل ہے۔ ایسے رسالہ میں اس طرح کے مضمون کا شائع ہونا ہی نہایت تعجب خیز ہے۔ باقی اللہ تعالیٰ سمجھ بوجھ عطا فرمائے اور اکابر سے صحیح سمت پر تعلق استوار رکھنے کی توفیق اور اہل علم و فقہ کی قدر دانی نصیب فرمائے۔ آمین

دعا جو۔ بندہ محمد رفیق غفرلہ

مدرسہ المدینۃ العلوم، مقام حیات، سرگودھا

”بعض دینی حلقوں میں خدا جانے یہ خیال کہاں سے پھیل گیا ہے کہ تبلیغ کا معیاری اور پیغمبرانہ طریقہ یہ ہے کہ آدمی ہاتھ میں ایک لٹیا اور جھولی میں تھوڑے سے چنے لے لے اور تبلیغ کے لیے نکل کھڑا ہو۔ نہ پاؤں میں جوتی ہو، نہ سر پر ٹوپی، گاؤں گاؤں میں پھرے اور جس جگہ کوئی شخص مل جائے، خواہ وہ سنہ سنہ، اس پر تبلیغ شروع کر دے۔ اگر کسی شہر میں گزر رہو تو وہاں جس ٹکڑیا چوراہے پر چار آدمی نظر آ جائیں، وہیں تقریر کے لیے کھڑا ہو جائے۔ ریل میں، اسٹیشن پر، بازار میں، سڑک پر جس جگہ کوئی بھیڑ مل جائے، وہیں اس کا وعظ شروع ہو جائے۔ ہر مجلس میں گھس جائے، ہر کانفرنس میں اپنی جگہ پیدا کر لے، ہر پلیٹ فارم پر جا دھمکے۔ سننے والے تھک تھک جائیں، لیکن وہ سنانے سے نہ تھکے۔ لوگ اس کے تعاقب سے گھبرا گھبرا جائیں، لیکن وہ خدا کی فوج دار بنا ہوا ہر ایک کے سر پر مسلط رہے۔ لوگ اس کے سوال و جواب کے ڈر سے چھپتے پھریں، بلکہ بسا اوقات آزرہ ہو کر گستاخیاں اور بد تمیزیاں بھی کر بیٹھیں، لیکن وہ اسی انہماک و جوش کے ساتھ اپنا کام جاری رکھے۔ جہاں وعظ کی فرمائش کی جائے، وعظ کہہ دے، جہاں میلا دکی خواہش کی جائے، میلا د بڑھ دے اور جہاں مخالفتیں و منکرین سے سابقہ پڑ جائے، وہاں خم ٹھونک کر میدان مناظرہ میں بھی اتر پڑے۔ یہ ہے تبلیغ کا اصلی طریقہ اور یہ ہے ایک سچے مبلغ کی تصویر جو ہمارے بہت سے دین دار لوگوں کے ذہنوں میں موجود ہے۔ تبلیغ و تعلیم کے موجودہ ترقی یافتہ اور سائنٹفک طریقوں کے تھوڑے بہت مفید ہونے سے ممکن ہے یہ لوگ منکر نہ ہوں، لیکن خیر و برکت والا طریقہ ان کے نزدیک یہی ہے جس کو ان کے خیال میں حضرات انبیاء نے اختیار فرمایا۔ ہمارے نزدیک اس طریقہ کو انبیاء کا طریقہ سمجھنا کچھ تو انبیاء کے طریقے سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے اور کچھ ان حضرات کی اس خواہش کا کہ ان کا اپنا اختیار کیا ہوا طریقہ --- جس کے سوا کسی اور طریقے کو اختیار کرنے کی صلاحیت سے محروم ہیں --- ایک محترم و مقدس طریقہ ثابت ہو جائے۔ انبیاء کے طریقہ تبلیغ کا جہاں تک ہم نے مطالعہ کیا ہے، اس سے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نے تبلیغ کے جو طریقے اختیار کیے ہیں، وہ ان کے زمانوں کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ و ترقی یافتہ طریقے تھے اور یہ طریقے حالات کے تغیر اور تمدنی ترقیوں کے ساتھ ساتھ بدلتے بھی رہے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اس معاملہ میں کسی ایک ہی طریق پر اصرار صحیح نہیں ہے، بلکہ داعیان حق کو چاہیے کہ وہ ہر زمانے میں تبلیغ و تعلیم کے لیے وہ طریقے اختیار کریں جو ان کے زمانوں میں پیدا ہو چکے ہوں اور جن کو اختیار کر کے وہ اپنی کوششوں اور قابلیتوں کو زیادہ سے زیادہ مفید اور نتیجہ خیز بنا سکتے ہوں۔“ (دعوت دین، امین احسن اصلاحی، ص ۸۵، ۸۶)